بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۹ کراچی
رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱
مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا
روزنامہ
المصلح
فی پرچہ ۱ ار
ایڈیٹر: عبد القادر بی-اے

جلد ۶ | ۱۸ نبوت ۱۳۳۲ھ - ۱۸ نومبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۹۲

مصر میں نیشنل گارڈ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت۔ نوجوان دھڑادھڑ بھرتی ہو رہے ہیں

اسلحہ ساز فیکٹریاں قائم کرنے کے سلسلے میں انتہائی سرگرمی کا اظہار

قاہرہ ۱۷ نومبر۔ آج کل مصری نوجوان ہزاروں کی تعداد میں مصر کی محافظ فوج "نیشنل گارڈ" میں بھرتی ہو رہے ہیں۔ ان میں سرکاری ملازم تاجر پیشہ طالب علم اور مزدور سب ہی شامل ہیں۔ گذشتہ چند ماہ میں جو لوگ بھرتی ہوئے تھے۔ انہیں وسیع پیمانے پر فوجی تربیت دی جا رہی ہے۔ ان تربیت یافتہ نیشنل گارڈز سے جو نئے فوجی دستے بنائے جائیں گے۔ وہ براہ راست مصری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل عبدالحکیم عمرو کے ماتحت ہوں گے۔ مصر کی انقلابی کونسل کے رکن میجر کمال الدین حسین نے جو نیشنل گارڈز کے اعلیٰ کمانڈر بھی ہیں۔ نے کل ایک بیان دیتے ہوئے بتایا۔ کہ اس رضاکار تحریک کو جلد از جلد منظم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا۔ اس نیشنل گارڈز کا مقصد یہ ہے کہ ہر امکانی جنگ کے لئے قوم کو پہلے ہی سے تیار کر لیا جائے کیونکہ ایٹمی قوت کے اس دور میں جنگ محض فوجوں کے درمیان نہیں ہوتی بلکہ دو مسلح قوموں کے درمیان ہوتی ہے۔ لوگوں کو براہ راست طریق پر فوج کا معین و مددگار بننا پڑتا ہے۔ اور اس کی یہی صورت ہے کہ وہ اپنے آپ کو ریزرو فوج کے طور پر ایک مضبوط اور طاقتور نیشنل گارڈز میں منظم کریں۔ انہوں نے فوجی تربیت کی نئی سکیم پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت چاہتی ہے۔ کہ کم سے کم خرچ پر تمام قوم کو فوجی تربیت دے دی جائے۔ چنانچہ یونیورسٹی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہوگا۔ جس کی نیشنل گارڈ کی اپنی یونٹ نہ ہو۔ اسی طرح ہر سکول اور ہر صنعتی کارخانے میں الگ الگ یونٹ قائم کیا جائیگا۔ علاوہ ازیں افواج کو مضبوط بنانے کے لئے ایک علاقائی فوج بھی تیار کی جا رہی ہے۔ نیز اسلحہ سازی کے کارخانے کھولنے کا کام بھی تیزی سے جاری ہے۔ امید ہے کہ چند ایک فیکٹریاں تو عنقریب اسلحہ بنانا شروع کر دیں گی۔

وزیر اعظم پاکستان بلوکی پہنچ گئے

لاہور ۱۷ نومبر۔ وزیر اعظم پاکستان آج دس دن کی تعطیلات گذارنے کے لئے بلوکی ہیڈ کے مقام پر پہنچے۔ لاہور سٹیشن پر وزیر اعظم پنجاب نے اپنی کابینہ کے دیگر ارکان اور اعلیٰ سرکاری افسروں کے ہمراہ آپ کا استقبال کیا۔

امریکہ نے کوریا کی مجوزہ سیاسی کانفرنس کے متعلق کمیونسٹوں کی تجاویز ماننے سے انکار کر دیا

سیاسی کانفرنس میں پاکستان بھارت انڈونیشیا اور برما کو بھی شامل کیا جائے۔ کمیونسٹوں کا مطالبہ

پن من جوم ۱۷ نومبر۔ کمیونسٹوں نے پھر یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ کوریا کی مجوزہ سیاسی کانفرنس میں پاکستان بھارت۔ انڈونیشیا اور برما کو بھی شامل کیا جائے۔ آج صبح جب اقوام متحدہ اور کمیونسٹ نمائندوں کی مشترکہ ابتدائی کانفرنس شروع ہوئی۔ تو کمیونسٹوں نے اس مطالبہ کو دہرایا۔ اور اس امر پر زور دیا۔ کہ ان ممالک کو شامل کئے بغیر سیاسی کانفرنس بھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کمیونسٹوں نے یہ مطالبہ بھی کیا۔ کہ سیاسی کانفرنس پن من جوم کے مقام پر ہی منعقد ہو۔ بعد کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ امریکی نمائندے مسٹر آرتھر ڈین نے کمیونسٹوں کے دونوں مطالبے مسترد کر دئے ہیں۔ اور کہا ہے۔ کہ یہ تجاویز ناقابل عمل ہیں۔ امریکہ انہیں کسی صورت میں منظور نہیں کر سکتا۔ مزید اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کمیونسٹوں نے ۵۰۰ جنگی قیدیوں کو سمجھانے بجھانے کا کام آج اچانک بند کر دیا ہے۔ ابھی اسکی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

نئی دہلی ۱۷ نومبر۔ اکالیوں کے جتھے برابر نئی دہلی پہنچ رہے ہیں کل جس جتھے نے پارلیمنٹ کے سامنے مظاہرہ کرنے تھے اسے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس جتھے کے لیڈر نے بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے

جماعت احمدیہ کی طرف سے شاہ عبد العزیز ابن سعود کی وفات پر تعزیت کا اظہار

سعودی عرب کے نئے سلطان شاہ سعود بن عبد العزیز کے نام حضرت امام جماعت احمدیہ کا تار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شاہ عبد العزیز ابن سعود کی وفات پر اپنی اور جماعت احمدیہ کی طرف سے سعودی عرب کے نئے سلطان ہز میجسٹی شاہ سعود بن عبد العزیز کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اور دعا فرمائی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی رہنمائی کرے۔ اور ہر حال میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارسال کردہ تار کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

ہز میجسٹی شاہ سعودی عرب — ریاض۔

میں اپنی اور جماعت احمدیہ کی طرف سے آپ کے نامور والد کی وفات پر آپ سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے محبوب و مقدس ملک عرب کو امن اور ترقی سے نوازے۔ اور تمام امور میں آپ کی رہنمائی فرمائے۔ اور آپ کے کندھوں پر جو بوجھ ڈالا گیا ہے۔ اسے برداشت کرنے میں آپ کی مدد کرے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

مرزا بشیر الدین محمود احمد۔ امام جماعت احمدیہ — ربوہ مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۵۳ء

آسٹریلیا کی عظیم ترین فوج

کینبرا ۱۷ نومبر۔ آسٹریلیا کے وزیر دفاع مسٹر جے فرانسس نے اعلان کیا ہے۔ کہ اپریل ۱۹۵۴ء تک آسٹریلیا کی فوج کی تعداد اور اس کے معیار میں اس حد تک اضافہ ہو جائیگا۔ کہ اس سے پہلے زمانہ امن میں پہلے کبھی نہ ہوا ہوگا۔ انہوں نے کل کالجوں کے زیر تربیت طلباء سے خطاب کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اس وقت ہماری فوج ہر اعتبار سے ایک بہترین فوج کہلا سکے گی۔ اس وقت قریباً ۳۵ ہزار نوعمر طلباء دولت مشترکہ کے مختلف سکولوں میں فوجی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ اس زمانے میں انہیں جو علم اور تجربہ حاصل ہوگا۔ اس کی مدد سے وہ بعد میں بہترین فوجی افسر بن سکیں گے

سردار عبد الرشید لیگ عاملہ کے رکن بنا دیئے گئے

کراچی ۱۷ نومبر۔ صدر پاکستان مسلم لیگ مسٹر محمد علی نے سرحد کے وزیر اعلیٰ سردار عبد الرشید کو لیگ کی مجلس عاملہ کا رکن نامزد کیا ہے۔ آپ مجلس عاملہ کے چھٹے نامزد ممبر ہیں۔ مجلس عاملہ کی تکمیل کے لئے ابھی ۹ ممبر اور نامزد کئے جائیں گے۔

آئزن ہاور واشنگٹن واپس آگئے۔

واشنگٹن ۱۶ نومبر۔ امریکہ کے صدر مسٹر آئزن ہاور کل رات اپنا سرکاری دورہ ختم کر کے اوٹاوہ سے بذریعہ ٹرین یہاں واپس آگئے۔

اقوام متحدہ میں چین کی شمولیت کا مسئلہ

ٹرگوے لی کی نظر میں

بالٹی مور ۱۷ نومبر۔ اقوام متحدہ کے سابق سکرٹری جنرل نے گذشتہ رات کل ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ اقوام متحدہ میں کمیونسٹ چین کی شمولیت کے مسئلہ کو اس وقت زیر بحث لانا انسانیت کے نقطۂ نگاہ سے درست نہیں ہے۔ انہوں نے کہا۔ چینی کمیونسٹ کوریا میں ایک لاکھ چالیس ہزار امریکیوں اور اسی طرح جنوبی کوریا کے کئی لاکھ باشندوں کو موت کے گھاٹ اتارنے کے ذمہ دار ہیں۔ جو لوگ چین کی شمولیت کے حق میں ہیں۔ اگر انہیں بھی اتنا بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑتا۔ تو وہ ان لوگوں کے جذبات کا

برطانیہ کو چین کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعلقات بڑھانے چاہئیں (بیون)

لندن ۱۷ نومبر۔ لیبر پارٹی کے لیڈر اینورن بیوان نے کل ایک بیان میں اس بات پر زور دیا۔ کہ برطانیہ کو جتنا بھی ممکن ہو سکے چین کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعلقات استوار کرنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا۔ ہمارے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ہم امریکہ کو بتا دیں۔ کہ ہم جہاں تک چین کے بارے میں اسکی اپنی پالیسی کا تعلق ہے۔ ہم اسکی تقلید کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہمیں اس امر کی اجازت نہیں دینی چاہئے۔ کہ دنیا کی قیادت امریکی فوجیوں کے ہاتھ میں ہو

احترام کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتے۔ جو چین کی شمولیت کے خلاف ہیں۔

بھارت مزید معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے

واشنگٹن ۱۷ نومبر۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ بھارت سرکاری طور پر امریکہ سے درخواست کریگا۔ کہ ان اطلاعات کے بارے میں کہ امریکہ پاکستان کو فوجی امداد دینا۔ اور اس کے علاقے میں اڈے بنانا چاہتا ہے۔ مزید معلومات بہم پہنچائی جائیں۔ بھارتی سفیر مقیم واشنگٹن کل اس سلسلے میں امریکی وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس

اوکاڑہ میں والی بال ٹورنامنٹ

اوکاڑہ ۱۶ نومبر (نامہ نگار) کل یہاں انڈو پاکستان والی بال ٹورنامنٹ میں لاہور کی ٹیم دہلی کی ٹیم سے فائینل میچ جیت گئی پچھلے تین دنوں سے بڑی گرمجوشی کے ساتھ یہ ٹورنامنٹ کھیلا جا رہا تھا۔ پاکستان کی متعدد ٹیموں کے علاوہ بھارت سے دہلی۔ دھاری وال امرتسر اور قادیان کی ٹیمیں بھی شریک ہوئیں۔ دہلی کی ٹیم نے پہلے قادیان کی ٹیم سے میچ کھیلا تھا۔ جس میں صاحبزادہ مرزا وسیم احمد خان فضل الٰہی خان۔ عبدالسلام۔ طیب علی بنگالی۔ برکت علی محمود احمد اور بشیر احمد خان شریک تھے۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے مسلم پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۱۸ نبوت ۱۳۳۲ھش

ہر احمدی کو قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنا چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گذشتہ دو خطبات میں جو المصلح کی پچھلی دو اشاعتوں میں آچکے ہیں۔ جس اہم امر کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ وہ قرآن مجید کا پڑھنا اور خاص طور پر اس کا ترجمہ سیکھنا ہے۔ حضور نے اپنے دونوں خطبوں میں جماعت کے افراد کے سامنے بڑی وضاحت کے ساتھ یہ امر رکھا ہے۔ کہ اسلام کی اصل تعریف در اصل قرآن مجید کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہی ہے۔ جو شخص اسلام کو قبول کرتا ہے۔ اس کے معنے یہی ہیں کہ وہ قرآن مجید کی ہر ہدایت پر عمل کرنے اور اپنی زندگی کے ہر مسئلہ کو اسی میں سے تلاش کرنے کے لئے آمادہ ہو گیا ہے۔ اور اگر کوئی شخص اسلام تو قبول کر لیتا ہے۔ لیکن اسکی زبان یعنی "قرآن کریم" کو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش نہیں کرتا۔ تو ہم قطعاً یہ تسلیم نہیں کر سکتے۔ کہ اسے اسلام سے کوئی لگاؤ بھی ہے۔ جو شخص اسلام کی اصولی تعلیم قرآن مجید سے بے تعلق ہے۔ یقیناً اسے مذہب سے بھی کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ اور اسے ہرگز یہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ اسلام کی تعلیم اور اس کے تقاضے کیا ہیں۔ حضور نے اپنے خطبہ (المصلح ۱۳ نبوت) میں قرآن مجید کی اسی اہمیت کے متعلق فرمایا:۔

"اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اسلام کے بعض ضروری امور اور تفصیلات حدیث اور فقہ سے معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن اسلام کی اصولی تعلیم قرآن کریم سے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ قرآن کریم ایک جامع کتاب ہے۔ جو انسانی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتی ہے اور اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ جو انسان کے ہر مقصد اور ہر مدعا میں رہنمائی کرتا ہے۔ پس اسلام کو قبول کرنے کے معنے یہ ہیں۔ کہ انسان اس کی راہنمائی اور ہدایت کو تلاش کرنے اور عمل کرنے پر آمادگی کا اظہار کرے۔ اور اسلام کے قبول کرنے کے معنے یہ ہیں۔ کہ انسان قرآن کریم کی ہدایات اور اس کی کامل تعلیم پر یقین اور ایمان رکھے۔ اسلام بے شک کامل مذہب ہے۔ لیکن اسلام کی زبان قرآن کریم ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بے شک ایک کامل نبی ہیں۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان قرآن کریم ہے۔ اللہ تعالےٰ بے شک ہر نقص سے پاک اور ہر خوبی کا جامع خدا ہے۔ لیکن اس کی زبان قرآن کریم ہے۔ اصولی تعلیم خدا تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم کے سوا اور کہیں نہیں ملتی۔ اصولی تعلیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے قرآن کریم کے سوا اور کہیں نہیں ملتی۔ اصولی تعلیم کا ماخذ فقہائے اسلام اور مفکرین اسلام کے لئے سوائے قرآن کریم کے اور کوئی نہ تھا۔ جو کچھ مفکرین اسلام نے بیان کیا ہے۔ جو کچھ مجتہدین اسلام نے بیان کیا ہے۔ جو کچھ فقہائے اسلام نے بیان کیا ہے۔ اگر وہ صحیح ہے۔ تو وہ قرآن کریم کی تفسیر ہے۔ جو کچھ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اگر وہ واقعہ میں آپ تک پہنچ جائے۔ تو وہ قرآن کریم کی تفسیر ہے۔ جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اگر واقعہ میں وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ تو وہ قرآن کریم کی تفسیر ہے۔ ہاں جزئیات ایسی ہیں۔ جو قرآن کریم نے ایسے الفاظ میں بیان نہیں کیں۔ کہ انہیں ایک عام آدمی سمجھ سکے۔ الہٰی ارشاد اور وحی میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذہن کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ یا وہ جزئیات ایسی ہیں۔ کہ اصولی تعلیم میں ان کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وحی جلی یا خفی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان کی طرف توجہ دلا دی گئی۔ وہ بے شک قرآن کریم کی خفی تفسیر یا حاشیہ کہلا سکتی ہیں۔ لیکن وہ محض جزئیات ہیں۔ اصولی تعلیم قرآن کریم میں ہی ہے.......

اسلام قرآن کریم کا نام ہے۔ تم اسلام کی کوئی تعریف کرو۔ وہ نا مکمل ہوگی۔ حقیقی تعریف یہی ہے۔ کہ قرآن کریم کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا اسلام ہے۔"

قرآن مجید پڑھنے اور اس کا ترجمہ جاننے اور اس کے سمجھنے کی اس قدر اہمیت بیان کرنے کے بعد حضور نے جہاں اور لوگوں کے متعلق ذکر کیا ہے۔ کہ وہ بدقسمتی سے قرآن مجید کے پڑھنے اور سمجھنے سے محروم ہوتے جا رہے ہیں۔ وہاں جماعت کے دوستوں پر بھی اس امر کے لئے افسوس کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ ابھی تک انہوں نے بھی کما حقہ اس طرف توجہ نہیں کی۔ حضور نے فرمایا:۔

"افسوس ہے ہماری جماعت کے افراد بھی جنہیں اصلاح کا دعویٰ ہے۔ قرآن کریم پوری طرح نہیں جانتے۔"

جماعت کے افراد کو سوچنا چاہیئے۔ کہ حضور نے کس طرح تنبیہہ فرمائی ہے۔ یقیناً کوئی غیرت مند اور بیدار دل احمدی یہ گوارا نہیں کر سکتا۔ کہ ان کے پیارے آقا کو ان کی کسی حرکت یا کوتاہی پر اس طرح افسوس کا اظہار کرنا پڑے۔ اور پھر خاص طور پر قرآن مجید کے پڑھنے اور سمجھنے کے معاملہ میں۔ جماعت احمدیہ کی تو غرض ہی یہی ہے۔ کہ وہ قرآن مجید کی تعلیم کو پھیلائے۔ اور دنیا کی برائیوں کے زہر کو قرآنی تعلیم کے تریاق سے زائل کر دے۔ اگر اس کے افراد بھی خود قرآن کریم کو اچھی طرح نہ جانتے ہوں۔ تو فی الحقیقت صد درجہ افسوس کی بات ہے۔ یہ چیز تو یقیناً خدا اور رسول اور اس کے خلیفہ کو دھوکا دینے والی بات ہے۔ کہ وعدہ تو اس سے یہ کیا جائے۔ کہ ہم خود اس کو سمجھ کر اس پر عمل کریں گے۔ اور پھر اسے دنیا تک پھیلائیں گے۔ لیکن عملی حالت یہ ہو۔ کہ ابھی تک ہم خود اس سے نابلد ہوں۔ جب یہ حالت ہو۔ تو یقیناً ہم نہ اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ اور نہ دوسروں کی:

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ دوسروں کی نسبت جماعت احمدیہ کے افراد اللہ تعالےٰ کے فضل سے قرآن مجید کو زیادہ سمجھتے اور جانتے ہیں۔ اور عمودی نسبت سے بھی ان کو افضلیت حاصل ہے۔ لیکن ہمیں یہ مقابلہ تو خود مقصود نہیں۔ ہمارے سامنے تو اس سے بہت بلند مقاصد ہیں۔ ہمیں یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ ان کی تکمیل کے لئے جس قدر قرآن شریف کے پڑھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔ آیا اس حد تک ہم عمل پیرا ہیں۔ حضور نے جس طرح فرمایا ہے۔ یقیناً ابھی تک اس میں کمی ہے۔ اور جماعت کے بعض افراد اس طرف پوری توجہ نہیں دے رہے۔ ان کے لئے خاص طور پر غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ کہیں وہ اپنی شامت اعمال کی وجہ سے جماعت کی روحانی ترقی میں اس طرح روک تو ثابت نہیں ہو رہے۔

حضور اس سے قبل بھی کئی بار جماعت کے دوستوں کو اس امر کے متعلق خاص طور پر توجہ دلا چکے ہیں۔ اور اپنے ان خطبات میں بھی حضور نے بڑے زور کے ساتھ احباب جماعت کو تاکید فرمائی ہے۔ کہ وہ فوری طور پر اس کمی کو دور کریں۔ اور اس بات کا انتظام کریں۔ کہ ہر احمدی خاص طور پر قرآن مجید کا ترجمہ سیکھے۔ اور اس پر عمل کرے۔

ہم ذیل میں حضور کا وہ ارشاد درج کرتے ہوئے احباب کی خدمت میں حضور کے حکم کی ایک بار پھر یاد دہانی کراتے ہیں۔

"ہر احمدی کو یہاں بھی اور باہر بھی ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالی جائے۔ محکمہ تعلیم اور لوکل انجمن بھی اس بات کا انتظام کرے۔ اور پھر اسکی نگرانی کرے۔ ہر گھر میں دیکھا جائے۔ کہ آیا اس میں ترجمہ والا قرآن کریم ہے۔ اور پھر گھر والوں کو کہا جائے کہ وہ ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ اور جو شخص بالکل نہیں پڑھ سکتا۔ اسے مجبور کیا جائے۔ کہ وہ کسی دوسرے سے ترجمہ سنے..........

ہر گھر کی نگرانی کرو۔ اور ان سے کہو۔ کہ وہ ترجمہ قرآن کریم پڑھیں۔ اگر تم ایسا کرنے لگ جاؤ گے۔ تو یقیناً تم اپنے عمل میں تغیر محسوس کرو گے۔"

حضور کے اس ارشاد کے بعد ہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے یقین رکھتے ہیں۔ کہ کوئی بھی سچا احمدی ان کی تعمیل میں کسی قسم کی کمی نہیں رہنے دیگا۔ اور اگر تو وہ قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہے۔ تو دوسروں کو پڑھانا شروع کر دے گا۔ اور اگر نہیں جانتا۔ تو وہ ضرور کسی نہ کسی سے پڑھنے کے لئے کوشش کرے گا۔ اور پھر خاص طور پر تمام لوکل انجمنیں اور ان کے ذمہ دار عہدیداران حضور کے ان ارشادات کی تعمیل کے لئے صحیح معنوں میں قرآن مجید کے پڑھنے اور پڑھانے اور ترجمہ سیکھنے کا پورا پورا انتظام کریں گے۔ اور خدام الاحمدیہ جن کا اہم فرض ہی حضور نے یہ قرار دیا ہے۔ کہ وہ اپنے ممبروں میں قرآن کریم با ترجمہ پڑھنے اور پڑھانے کا انتظام کریں۔ وہ خاص طور پر اس طرف توجہ کریں گے۔ اور بہت جلد ٹھوس نتائج کے ساتھ حضور کے اس حکم کو پورا کر کے دکھا دیں گے۔ یہاں کی مقامی مجلس نے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کی ابتداء کر دی ہے۔ دوسری تمام مجالس اور دوستوں سے بھی توقع ہے کہ ان کے ہاں ایسا انتظام شروع ہو گیا ہوگا۔ اگر نہیں۔ تو انہیں فوراً اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور حضور کے ارشاد کے مطابق ہر احمدی کو ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالی جائے۔ اور ہر گھر میں دیکھا جائے۔ کہ آیا اس میں ترجمہ والا قرآن کریم ہے؟ اور جو شخص ترجمہ پڑھ نہیں سکتا۔ اسے مجبور کیا جائے۔ کہ وہ کسی دوسرے سے ترجمہ سنے کیونکہ آج یہی چیز ہماری روحانی اور مادی ترقی کا موجب ہے۔ اور اسی سے ہماری زندگی اور فعالیت وابستہ ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

"قرآن کریم پڑھو۔ اور پھر اس پر غور کرو۔ اور غور کرنے کے بعد اس پر عمل کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو تم ایک زندہ اور فعال قوم نظر آنے لگ جاؤ گے۔ اور دنیا تمہیں دیکھ کر حیران رہ جائیگی۔"

ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں نہایت خوشی سے سُنی جائے گی۔ کہ مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۵۳ء بروز جمعۃ المبارک تین بجے صبح مکرم میاں عباس احمد خاں صاحب کے ہاں اللہ تعالےٰ نے فرزند عطا کیا ہے۔ الحمد للہ۔

نومولود جناب نواب محمد عبداللہ خاں صاحب اور حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کا پوتا اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ ادارہ المصلح اس مبارک تقریب پر جماعت کی طرف سے ہدیۂ مبارکباد پیش کرتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو دینی و دنیاوی افضال کا وارث اور اسلام و احمدیت کا درخشندہ گوہر بنائے۔ اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

ذکر حبیبؑ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی الاسدی کی تقریر

مرتبہ مکرم مولوی عبد المجیب صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ کراچی

ذیل میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی کی تقریر کا خلاصہ دیا جاتا ہے۔ جو آپ نے ۱۴ نومبر کو جماعت احمدیہ کراچی کے ایک جلسہ میں "ذکر حبیب" کے عنوان پر فرمائی۔

تشہد و تعوذ اور ان اللہ و ملائکتہ یصلون ... الخ .. کی آیات تلاوت کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ مجھے جب بھی کبھی ذکر حبیبؑ کے مضمون پر تقریر کرنے کا موقعہ ملتا ہے تو مجھے اس عہد سعادت کی یاد تڑپا دیتی ہے اور میں اپنے جذبات پر قدرت اور قابو نہیں رکھ سکتا۔ ذکر حبیبؑ ایک طویل داستان ہے۔ اس لئے کہ ہم نے اس ذائقہ کو چکھا ہے۔ انسانی فطرت میں یہ امر داخل ہے کہ جب وہ کسی مادی یا جسمانی چیز سے کسی قسم کا ذوق حاصل کرنا چاہتا ہے تو بار بار اس کے جذبات میں اس کے متعلق تحریک ہوتی رہتی ہے۔ اس عمل کو ہم روزانہ اپنی زندگی میں مشاہدہ کرتے ہیں۔

"ذکر حبیب" کے متعلق جو کچھ میں بیان کروں گا۔ وہ ایسی باتیں ہوں گی جس سے تمہاری روح میں ایک بالیدگی اور نشو و نما کی قدرت پیدا ہو گی۔ میں اول آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی سیرت کے دریافت کرنے کا کیا طریق ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب سوال کیا گیا۔ کہ آپؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کریں۔ تو آپؓ نے فرمایا۔ کہ حضور کی سیرت جاننے کے لئے قرآن مجید پڑھ لو۔ جو کچھ قرآن میں مذکور ہے۔ وہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک تھی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی سیرت جاننے کے لئے۔ اس وحی کا پڑھنا از بس ضروری ہے۔ جو حضور علیہ السلام پر نازل ہوئی حضورؑ کی سیرت کی آگاہی کے لئے تذکرہ میں جو الہامات جمع کئے گئے ہیں انہیں پڑھو۔

میں حضور کے چند الہامات پڑھوں گا ستر سال سے زائد ہو گئے کہ۔ آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا۔ "یرفع اللہ ذکرک" کہ اللہ تعالےٰ آپؑ کے ذکر کو بلند کرے گا۔

یہ وہ وقت تھا جب دنیا تو ایک طرف۔ قادیان کے گرد و نواح کے لوگ بھی آپؑ کو نہ جانتے تھے "ذکر" کے معنے یاد رکھنے کے ہیں۔ اور اس کے مفہوم میں تکرار پایا جانا بھی ضروری ہے۔ قرآن مجید کا نام بھی ذکر ہے۔ یعنی اس کتاب پاک کو بار بار پڑھا جائے گا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کو اس وقت بشارت دی گئی۔ جب کہ آپؑ کو کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ کہ میں تیرا ذکر بلند کرونگا اس الہام کو میں ایک دہریہ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اور کہتا ہوں کہ سوچو کہ یہ بشارت اس وقت کی ہے۔ کہ جب حضور گوشۂ گمنامی میں زندگی بسر فرما رہے تھے۔ آپؑ کی بستی والے بھی آپؑ کو اچھی طرح نہ جانتے تھے۔ ایسے وقت میں خدا فرماتا ہے۔ کہ میں تیرے ذکر کو بلند کروں گا۔

گیا یہ پیشگوئی پورے جلال کے ساتھ پوری نہیں ہوئی۔ کیا آپؑ کا ذکر اطراف و کناف عالم میں بلند نہیں ہو رہا۔ کیا کوئی گھڑی ایسی ہے جس میں کہیں نہ کہیں دنیا میں آپؑ کا ذکر بلند نہ ہو رہا ہو۔ لوگ کہتے ہیں کہ برٹش ایمپائر پر سورج غروب نہیں ہوتا مگر اس زمانہ میں تو ان کا آفتاب غروب ہو ہی چکا ہے مگر یہ قول حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ضرور صادق آتا ہے۔ دنیا کے کسی گوشہ میں چلے جاؤ۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام لیوا اور آپؑ کے ذکر کو بلند کرنے والا ضرور آپ کو ملے گا۔ دن رات کا کوئی وقت نہیں جس میں حضور کا ذکر نہ ہو رہا ہو بفضلہ تعالےٰ یہ سلسلہ اکناف عالم میں پھیلا ہوا ہے۔ سلسلہ عالیہ کا کوئی فرد تبلیغ کر رہا ہوگا۔ کوئی حضور کی کتابیں پڑھ رہا ہو گا۔ کوئی کسی طرح ان کے لئے دعائیں کر رہا ہو گا۔ اس رنگ میں حضور کا ذکر ہر آن دنیا میں بلند ہو رہا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالی جا سکتی ہے۔ جیسے کہ ہر شخص کائنات عالم کو مختلف نکتۂ نگاہ سے دیکھتا ہے۔ ایک گلاب کا پھول ہے ایک بوٹینسٹ اس کو اپنے نظریہ سے دیکھتا ہے۔ شاعر اس کو اپنے خیالات سے دیکھے گا۔ طبیب اس پر اپنے تخیلات دوڑائے گا۔ اسی طرح سیرت کے مختلف پہلو ہیں۔ حضرت اقدس علیہ السلام کی سیرت کے۔ جس جس پہلو پر انسان غور و خوض کرے گا۔ اس اس پہلو سے اس پر حضور علیہ السلام کی نہ صرف عظمت بلکہ محبت کا ظہور ہوگا۔ حضور علیہ السلام کی سیرت کا ایک پہلو۔ خود خدا تعالےٰ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا۔ یا احمد فاضت الرحمۃ علےٰ شفتیک۔ اے احمد تیرے لبوں پر رحمت کے چشمے جاری ہیں۔

اب آپ خود ہی اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ جس کے لئے خود خدائے عزّ و جلّ فرمائے کہ تیرے لبوں پر رحمت کے چشمے جاری ہیں۔ اس کی کیا شان ہوگی۔ یہ صرف لپ اکسپریشن نہیں کہ صرف زبان سے کہدیا اور اس میں کوئی حقیقت مرکوز نہ ہو بلکہ یہ کلام اپنے اندر حقیقت اور حکمت رکھتا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ جو کلام حضور علیہ السلام کرتے تھے۔ وہ سراسر رحمت کے امور پر مشتمل ہوتا تھا۔ وہ کلام دوسرے لوگوں کے قلوب پر ایک نہ مٹنے والا اثر ڈالتا۔ وہ سامعین کے دلوں میں جذب کرنے والی قابلیتیں پیدا کرتا تھا اس حقیقت کے ثبوت میں سینکڑوں واقعات پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جن کو بیان کرنے کا وقت اجازت نہیں دیتا۔

پھر ان کی زندگی کا مقصد اس دنیا میں ختم نہیں ہو جاتا اس کی زندگی کا مقصد بہت ارفع و اعلےٰ ہے۔ جس کو طے کرنے کے لئے کئی منازل سے گذرنا پڑتا ہے بچپن کا زمانہ ہے جو لا اوبالی میں گزرتا ہے۔ پھر جوانی ہے جو اسے دیوانہ کئے رہتی ہے۔ پھر بڑھاپا طاری ہوتا ہے۔ ان منازل کی گھاٹیوں سے اس کو گذرنا ہوتا ہے۔ دنیا کے مشاغل اسے ہر آن اپنی طرف کھینچے رکھتے ہیں۔ جن کی وجہ سے مخلوق کا ایک کثیر حصہ اپنے خالق حقیقی کو بھول جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے حیات آخرت پر بہت زور دیا ہے اور اسے جزو ایمان قرار دیا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کو اللہ تعالےٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے: "... کہ القیت علیک محبۃ منی کہ میں نے اپنی محبت تیری فطرت میں ڈال دی۔ جس طرح کہ برتن میں دودھ ڈال کر اسے بھر دیں اور کوئی بیرونی شے باہر سے اس میں داخل نہ ہو سکے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے اپنی محبت حضور کے دل میں بھر دی اور کسی دنیاوی چیز یا محبت کے داخل ہونے کی گنجائش ہی نہیں دی۔ پھر حضور کی قوت قدسی کا یہ اثر تھا کہ جن لوگوں نے حضور سے تعلق قائم کیا انہوں نے بھی دنیا کو لات ماردی۔ اور انقطاع الی اللہ اختیار کر لیا پس اس الہام سے حضور کی اس سیرت پر روشنی پڑتی ہے۔ کہ حضور کا خدا تعالیٰ سے کیا تعلق تھا۔

پھر عملی زندگی میں اس محبت اور فضل کا نمونہ بھی حضور کی ذات میں نظر آتا ہے۔ چنانچہ ایک اور الہام میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یحمدک اللہ من عرشہ۔ کہ تو نے خدا کی اس قدر حمد کی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ آسمان سے تیری حمد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حمد کرنا کوئی چھوٹی سی بات نہیں۔ یہ اتنی بڑی بات ہے کہ اس کا اندازہ بھی نہیں ہو سکتا۔ شروع میں جو آیات میں نے تلاوت کی تھیں۔ ان میں اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے۔ کہ اے مومنو! تم درود پڑھو۔ اللہ اور اس کے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔ گویا جب انسان سوچ سمجھ کر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کارناموں اور احسانوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضورؐ پر درود بھیجتا ہے۔ اس وقت وہ انسان انسانی زمرہ میں نہیں ہوتا۔ بلکہ ملائکہ میں شامل ہو جاتا ہے سو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر وحی ہوئی۔ کہ اللہ تعالےٰ عرش سے تیری حمد کرتا ہے۔ اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کی اس قدر حمد کی ہو گی۔ کہ صدائے باز گشت کے طور پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ خدا بھی عرش پر تیری حمد کرتا ہے اس میں ہر ایک مومن کے لئے۔ یہ طریق عمل بتایا۔ کہ جس قدر تم بزرگ خدائے برتر کی حمد کرو گے اسنے ہی بزرگی کے آثار تم میں پیدا ہوں گے۔ اس سلسلے میں مجھے بات یاد آ گئی۔ کہ میں جب بچہ تھا تو سنتا تھا۔ کہ مانگنے والے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی تعریف گھر گھر کرتے ہوئے بھیک مانگ رہے ہیں۔ اس حقیقت کو میں اس وقت تو نہیں سمجھا۔ مگر بعد میں یہ انکشاف مجھ پر ہوا کہ حضرت شیخ صاحب موصوف نے اللہ تعالےٰ کا اس قدر ذکر کیا ہوگا کہ گھر گھر ان کی مدح اور توصیف کے گن گائے جا رہے ہیں۔

پس اگر تم بھی چاہتے ہو کہ یہ کیفیت تمہارے اندر بھی پیدا ہو جائے تو اپنے ایمانوں میں ایسی تحریک جاری کرو کہ خود بخود اندر سے روشنی ظاہر ہو جائے۔ اپنے قلوب کی رگوں کو اس رنگ میں حرکت دو کہ تمہارے اندر وہ چیز پیدا ہو جائے کہ تم خدا تعالےٰ کے پیارے بن جاؤ اور وہ ذات باری تمہارا حافظ و ناصر ہو جائے۔

پھر انسانی فطرت چاہتی ہے کہ وہ دنیا میں وجیہ ہو لوگ اس کا احترام کریں۔ اور عزت کی نگاہ سے اسے دیکھیں۔ اس رنگ میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

"انت وجیہ فی الدنیا وحضرتی"

فرمایا کہ تو دنیا میں وجیہ ہے تیرا مقام بہت بڑا مقام ہے۔ آخرت کا نام نہیں لیا۔ بلکہ اس کی جگہ "حضرتی" فرمایا۔ کہ میرے حضور بھی تیرا درجہ بہت بلند ہے۔ دنیا کو اس لئے مقدم کیا کہ دنیا میں حضور علیہ السلام کی وجاہت کا ظہور پہلے ہونا تھا۔ اس کے ثبوت میں دیکھ لو کہ ہم لوگ کہاں کہاں کے رہنے والے ہیں۔ ہم حضور علیہ السلام کے دعاوی پر علیٰ وجہ البصیرت ایمان لائے۔ جس کے نتیجہ میں ہمارے قلوب میں حضور کا اتنا احترام ہے۔ اور اتنا بڑا مقام ہے کہ ہمارے لئے حضور کے نام کی خاطر اپنے عزیز واقارب کو خیرباد کہہ دینا اپنے اموال کو پانی کی طرح بہا دینا۔ اس راہ میں تمام رسوائیوں کو قبول کرنا نہایت آسان ہے۔ اس کا ثبوت سلسلہ کی تاریخ میں خون کے حرفوں سے لکھا ہوا موجود ہے۔ صاحبزادہ عبداللطیف شہیدؓ اور دوسرے شہداء کابل کی جانی قربانیاں اس حقیقت کا کھلے بندوں اظہار کر رہی ہیں۔ یہ وہ لوگ تھے۔ جنہوں نے تمام آسائشوں کو قربان کر دیا اور تمام ذلتوں اور رسوائیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خاطر قبول کیا اور اس طرح رہتی دنیا تک وہ احترام کی نگاہوں سے دیکھے جائیں گے۔ اور ان کا مقام بلند رہے گا۔

پس اگر تم بھی چاہتے ہو۔ کہ اس مقام کو حاصل کرو اور تمہارے اندر بھی وجیہ بننے کی تڑپ اور خواہش ہے تو ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ہر رسوائی برداشت کرنے کے لئے آمادہ رہو۔ خدا کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے قرآن مجید کے تمام حکموں پر عمل کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "لم تقولون ما لا تفعلون" ایسی باتیں مت کرو۔ جن پر تمہارا عمل نہیں صرف زبان سے کہنا کوئی چیز نہیں جب تک کہ عمل سے اس کا اظہار نہ ہو۔ کیا ایک شخص جو صبح شام تک "شکر" شکر کہتا رہے تو وہ شیرینی کا مزا چکھے گا؟ ہرگز نہیں بلکہ چکھنے سے ہی اس کے ذائقہ سے آشنا ہوگا۔

ان الہامات کا جو میں نے ذکر کیا ہے۔ اس کا مقصد یہ تھا۔ کہ ہمارے اندر ایک ایسی روح پیدا ہو جائے۔ کہ جس سے ہم دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر دیں۔ ایسا انقلاب جو دنیا میں ہمیشہ انبیاء علیہم السلام اور ان کی جماعتیں پیدا کیا کرتی ہیں۔ ایسے انقلابات کی غرض۔ قتل و خون نہیں ہوتا۔ بلکہ جہوانی اور شہوانی قوتوں کو مٹانے کے لئے جنگ ہوتی ہے۔

پس تمہارا فرض ہے کہ اپنے اندر ایک حقیقی انقلاب پہلے پیدا کرو۔ ایک پاک تبدیلی پیدا کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک زندگی کو مدنظر رکھو مخالف سے مخالف نے اعتراف کیا ہے کہ دعویٰ سے قبل آپؑ کی زندگی حد درجہ پاک تھی مدتوں حضور علیہ السلام نے گوشہ نشینی اختیار کی انقطاع الی اللہ میں اوقات کو صرف کیا۔ دراصل خدا کے قانون کے مطابق اس رنگ میں حضور علیہ السلام کو ایک عظیم الشان روحانی انقلاب برپا کرنے کے لئے تیار کیا جا رہا تھا۔ ایسا ہی انقلاب حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا۔ اس زمانے کے حیرت انگیز انقلاب کو دیکھتے ہوئے ایک فرانسیسی مورخ لکھتا ہے۔ کہ میں حضرت سرور دو عالمؐ کے زمانے کے حالات کو دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر رہ نہیں سکتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ مدینہ میں ایک چھوٹی سی مسجد ہے جس پر کھجور کی ٹہنیوں کی چھت پڑی ہوئی ہے۔ جب بارش ہوتی ہے تو اس میں سے پانی ٹپکتا ہے۔ اس مسجد میں چند آدمی جن کے سروں پر نہ ٹوپیاں ہیں نہ ان کے تن پر پورا لباس ہے۔ دنیا کو ...... فتح کرنے کا مشورہ کر رہے ہیں۔ اور وہ اس یقین اور وثوق کے ساتھ یہ باتیں کرتے ہیں۔ کہ گویا دنیا کو فتح کرنا ایک معمولی بات ہے۔ اور پھر وہ لوگ ایسا کر کے دکھا بھی دیتے ہیں ان حالات کو دیکھ کر میرا دل یہ برداشت نہیں کرتا۔ کہ میں ان کو جھوٹا اور فریبی کہوں۔

پس یہ نتیجہ تھا اس پاکیزگی کا جو صحابہ کے دلوں میں پیدا ہوئی تھی۔ پس اگر تم بھی ایسا انقلاب دنیا میں دیکھنا چاہتے ہو۔ تو اپنے اندر سچی پاکیزگی اور حقیقی اخلاص پیدا کرو۔ جو انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں کا طرۂ امتیاز ہوا کرتا ہے۔ (باقی)

---

۲ متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو سامنے رکھے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو جائیں۔"

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان کے پیش نظر ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی طرف سے پوری کوشش کرکے اس جلسہ میں شامل ہو اور بغیر موانع قویہ کے قطعاً اس سعادت اور ثواب سے محروم نہ رہے۔ اے خدا تو ہمیں اس امر کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ مبارک ایام جن کی بنیاد خدا تعالیٰ کے برگزیدہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عہد مبارک میں رکھی تھی اب قریب آ رہے ہیں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۸۹۱ء سے قائم ہے۔ اور ہر سال خدا تعالیٰ کے فضل سے اس موقع پر ہزاروں انسان آکر فیضیاب ہوتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا یہ سالانہ اجتماع کوئی معمولی چیز نہیں۔ اور نہ ہی یہ اجتماع دوسرے جلسوں اور اجتماعوں کی طرح ہے۔ بلکہ ہر سعید الطبع انسان کے لئے روحانی غذا حاصل کرنے کا موقعہ ہے۔ اس مبارک موقع پر نہایت ہی ایمان افزا نظارہ ہوتا ہے۔ ہر وہ انسان جو اپنے اندر معمولی سی نیکی اور کچھ بھی حق جوئی کا مادہ رکھتا ہے۔ وہ جلسہ سالانہ کے ایام میں اس امر کا مشاہدہ کر سکتا ہے کہ واقعی ان ایام میں خدا تعالیٰ کی برکات اور اس کی رحمتوں کا بکثرت نزول ہوتا ہے۔ یہ وہی ایام ہیں جن میں خدائے قدوس کا جلال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجلیاں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اغراض وسیع پیمانہ پر ظاہر ہوتی ہیں۔ اس جلسہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔"

جلسہ سالانہ میں شمولیت کی اہمیت

یہ ایک حقیقت ہے کہ رفتار زمانہ انسان میں ایک قسم کی کاہلی اور سستی پیدا کر دیتی ہے۔ اور انسانی فطرت اور اس کی عادت اس رنگ میں واقع ہوئی ہے کہ نئی تحریک اور بار بار یاد دہانی کا محتاج ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خواہ کوئی تحریک کتنی ہی مفید اور بہتر کیوں نہ ہو۔ جب اس پر کچھ عرصہ گذر جاتا ہے۔ تو انسان اس میں خود بخود سست ہو جاتا ہے۔ وہ قومیں جنہوں نے دنیا میں زندہ رہنا ہوتا ہے۔ اور جنہوں نے دنیا میں کوئی مفید کام کرنا ہوتا ہے۔ وہ اپنی ملی اور قومی تحریکوں کو زندہ رکھنے کی سعی و کوشش کرتی ہیں۔ تاکہ قوم کے افراد کاہل اور سست نہ ہو جائیں۔ اور وہ مقصد اور وہ کام جسے انہوں نے پورا کرنا ہے۔ کہیں درمیان ہی میں ناتمام نہ رہ جائے۔

پس اس لحاظ سے بھی جماعت احمدیہ کا سالانہ اجتماع ایک نہایت ہی مفید اور بابرکت چیز ہے۔ کیونکہ اس سے قوم کے افراد میں ایک بیداری پیدا ہوتی ہے اور وہ اپنے اس مقصد اور کام کو جو خدا کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے لئے مقرر کیا ہے۔ از سر نو یاد کرتی ہے۔ اور اس کے پورا کرنے کے لئے اپنی کوشش کو پہلے سے زیادہ کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس روحانی اجتماع کی اغراض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ۔

"تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے۔ بدرگاہ رب العزت جلشانہ کوشش کی جائے گی۔"

پس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ آنا اپنے اندر دوہرے فوائد رکھتا ہے ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق مرکز میں آنے کی برکات حاصل ہوتی ہیں اور انسان کا ایمان بڑھتا ہے۔ اور دوسری طرف اس کی سستیاں اور کمزوریاں دور ہوتی ہیں اور اپنے دوسرے بھائیوں کو دیکھ کر اور ان سے ملاقات کرکے کئی روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ سلسلہ کے جید علماء کی تقاریر سننے کا موقعہ میسر آتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دو تقریریں سننے اقات کرنے اور حضور کی اقتداء میں نمازیں پڑھنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

پس وہ انسان کیا ہی خوش قسمت ہے جو ان مبارک ایام میں ربوہ آتا ہے یقیناً یہ چیزیں اس کی روحانی دنیا کو تبدیل کر دینے والی ہیں۔ اور واپس جاتے وقت اسے خود محسوس ہوگا۔ کہ میں نے کرایہ کی ایک معمولی رقم خرچ کرکے اور تھوڑی تکلیف اٹھا کر روحانیت کا ایک قیمتی خزانہ حاصل کر لیا ہے۔

پس احباب کو اس ایمان افزا موقعہ سے۔ پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے یہ مبارک اجتماع روز روز میسر نہیں آ سکتا۔ ایک سال کے بعد یہ تقریب آتی ہے۔ اور کون جانتا ہے کہ اگلے سال تک وہ زندہ بھی رہے گا۔ پس جس انسان کی زندگی میں بھی یہ موقعہ آ جائے اسے غنیمت سمجھتے ہوئے اپنی پوری کوشش اور جد و جہد کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اس میں شمولیت کے ثواب سے محروم نہ رہے۔ اور اس میں شامل ہونے کے ۲

رپورٹ سالانہ اجتماع سنہ ۱۹۵۳ء خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(از معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہمارا تیرھواں سالانہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی سابقہ روایات کے مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۳ء کو شام کے چار بجے بخیر و خوبی ختم ہوگیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اجتماع کا افتتاح مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۳ء کو دو بجے ہونا تھا۔ مگر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی علالت کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے۔ حضور نے اس بارہ میں خطبہ جمعہ کے ذریعہ ہی خدام کو خطاب فرمایا۔

نماز جمعہ کے بعد پروگرام کے مطابق ۲ بجے مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ نے باقاعدہ عہد دوہرانے اور پاکستان اور خدام الاحمدیہ کے جھنڈے لہرانے کے بعد افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر جملہ خدام اپنے اپنے خیموں کے سامنے کھڑے تھے۔

افتتاح کے بعد پروگرام کے مطابق ورزشی مقابلے شروع ہوئے جسکی تفصیل اپنی جگہ پر آگے آئیگی۔

شوریٰ:۔ اجتماع کا ایک اہم حصہ ہماری مجلس شوریٰ ہوتی ہے۔ جس میں باہر سے آنے والی مجالس کے نمائندے شامل ہوتے ہیں۔ شوریٰ کے لئے ایجنڈا اجتماع سے قریباً ایک ماہ قبل چھپوا کر مجالس کو بھجوایا جاچکا تھا۔ بجٹ موقعہ پر تقسیم کیا گیا۔

شوریٰ کے تین اجلاس ہوئے۔ پہلا اجلاس مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی صدارت میں ہوا۔ جس میں معتمد کی طرف سے وہ تجاویز سنائی گئیں۔ جو مرکز میں پہنچی تھیں۔ مگر مجلس عاملہ مرکزیہ نے انہیں ایجنڈا میں شامل نہیں کیا تھا۔ اس وقت ان تجاویز کے رد کرنے کی وجوہات بھی سنائی گئیں۔

اس کے بعد معتمد صاحب نے گذشتہ شوریٰ کے فیصلہ جات کی تعمیل کی رپورٹ پیش کی۔ مندرجہ بالا دونوں امور خالد کے آئندہ نمبر میں درج کئے جائیں گے۔

اس کارروائی کے بعد ممبرانِ شوریٰ کے سامنے اس سال کا ایجنڈا برائے غور پیش کیا گیا۔ چنانچہ ایجنڈا کے مطابق پہلی چار تجاویز پر تفصیلی غور کے لئے تیرہ ممبران پر مشتمل ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی۔ جس کا نام "سب کمیٹی اعتماد" رکھا گیا۔ بقیہ تجاویز کا تعلق چونکہ شعبہ مال سے تھا۔ اس لئے تیرہ ممبران پر مشتمل ایک سب کمیٹی مال مقرر کی گئی۔

دونوں سب کمیٹیوں نے اسی رات اپنے اجلاس منعقد کئے۔ مورخہ ۲۴، ۲۵ اکتوبر کو پروگرام کے مطابق شوریٰ کے اجلاس ہوئے۔ جس میں ان سب کمیٹیوں کی رپورٹیں پیش ہوئیں۔ وقت کی قلّت کی وجہ سے اعتماد کی سب کمیٹی کی ساری رپورٹ پر غور نہ ہوسکا۔ ایک تجویز جو شعبہ ایثار و استقلال سے متعلق تھی۔ پیش نہ ہوسکی۔

سب کمیٹیوں کی سفارشات پر غوری کے فیصلہ جات آئندہ اشاعت میں یکجائی طور پر پیش کئے جائیں گے۔

اراکین کی حاضری:۔ اس اجتماع میں مختلف مجالس کے خدام شریک ہوئے۔ ان میں نمائندگان اور غیر نمائندگان دونوں شامل ہیں۔ اس تعداد میں مقامی خدام کی تعداد ۹۶۴ تھی۔ اور بیرونی خدام کی تعداد ۵۶۸

اطفال:۔ خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے ساتھ اطفال الاحمدیہ کا اجتماع بھی ہوتا ہے۔ جس کا پروگرام علیحدہ تیار کیا جاتا ہے۔ مہتمم صاحب اطفال اس سارے انتظام کے نگران ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس مرتبہ اطفال کے اجتماع میں شامل ہونے والوں کی کل تعداد ۳۸۹ تھی۔ جس میں سے ۳۴۹ مقامی مجالس کے اطفال تھے۔ اور باقی ۴۰ بیرونی مجالس کے جن بیرونی مجالس سے اطفال اجتماع میں شریک ہوئے۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے:۔

چک چہور۔ چک ۳۷ سرگودھا۔ سرگودھا۔ چنیوٹ۔ کراچی۔ سیالکوٹ۔

خدام کے اجتماع کی طرح اطفال الاحمدیہ کی تربیت کے لئے جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا۔ علیحدہ پروگرام ہوتا ہے۔ جس میں جھنڈا جنگ۔ فٹ بال عام معلومات کے مقابلے۔ اذان۔ بیت بازی۔ تقریر کے مقابلے وغیرہ کے مختلف قسم کے ایسے مقابلے ہوتے ہیں۔ جن میں ان کی تربیت کا رنگ زیادہ ہوتا ہے۔

حضور کی تشریف آوری:۔ باوجود علالت طبع کے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے دو مرتبہ مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ اور مختصر وقت میں خدام کو خطاب فرمایا۔ حضور کی یہ تقریریں انشاء اللہ جلد شائع کردی جائیں گی

عام انتظامات:۔ عام انتظامات خدا تعالیٰ کے فضل سے تسلی بخش تھے۔ اجتماع کے انتظام کے لئے ۲۶ چھولداریاں دو بڑے خیمے۔ چھ سائبان۔ تین بڑی دریاں لائل پور سے کرائے پر منگوائی گئیں۔ ۱۷ گیسوں کا انتظام مقامی طور پر کیا گیا۔ اس سال ایک لاؤڈ سپیکر کا مکمل بیٹری سٹ پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج لاہور کی طرف سے اور ایک لاؤڈ سپیکر مکمل سٹ معہ جنریٹر مکرم چوہدری کرام اللہ صاحب مالک اومیگا ریڈیو کمپنی ملتان چھاؤنی کی طرف سے مجلس کو پیش کیا گیا۔ مجلس دونوں احباب کی اس تعاون کے سلسلے میں بہت ممنون ہے

خوراک کا انتظام تسلی بخش تھا۔ اس مرتبہ ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ ۱۵۸۹ کس کا کھانا تیار ہوا۔ جس میں خدام اور اطفال اور دیگر کارکنان بھی شامل تھے۔ طبی امداد کا ہر وقت انتظام تھا۔ اجتماع کے زائرین کو بھی اجتماع میں آکر حالات دیکھنے کا موقع دیا گیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ۲ ہزار سے زائد زائرین کے لئے ٹکٹ تیار کئے گئے۔

اس سال دیگر انتظامات کے علاوہ ایک نیا شعبہ "رابطہ و جنرل نگرانی" رابطہ افسر کی زیر نگرانی قائم کیا گیا تھا۔ تاکہ تمام شعبہ جات کے درمیان رابطہ قائم رکھا جائے۔ اور جنرل نگرانی کی جائے۔ کہ تمام امور جاری کردہ ہدایات کے مطابق سرانجام پائیں۔ نیز مقام اجتماع میں کسی قسم کی خرابی اگر نظر آئے۔ تو اس کو دور کردیا جائے۔ اسی طرح اس امر کی خاص نگرانی کی جائے۔ کہ ہر خادم کسی نہ کسی مقابلے میں شامل ہو۔ خواہ مقابلہ میں حصہ لے رہا ہو یا دیکھ رہا ہو۔ چنانچہ اس شعبہ کے ماتحت اس امر کا خاص خیال رکھا گیا۔ اور جب کبھی کسی خادم کو بے کار پایا گیا۔ اسے کام میں لگا دیا گیا۔

علاوہ ازیں نظم و ضبط کے معیار کو بلند کرنے کی خاطر شعبہ ہذا تمام علاقوں کے خدام کی حرکات و سکنات کا اچھی طرح جائزہ لیتا رہا۔ تاکہ معلوم کرے کہ ان میں کس قدر وقار سنجیدگی اور اطاعت گزاری کی روح پائی جاتی ہے۔ چنانچہ اسی نظریہ کے ماتحت مکرم بشیر احمد صاحب امتیاز قائد مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ کا بلاک "صداقت" اول قرار دیا گیا۔ اور بطور انعام ان کو سند دی گئی۔

مقام اجتماع کو چار قطعات میں تقسیم کیا گیا تھا۔ جن میں مجالس کے رہائشی خیمے تھے۔ ہر قطعہ کے نگران کے لئے دفتر کے طور پر مرکز کی طرف سے ایک ایک چھولداری مہیا کی گئی تھی۔ ان قطعات کے نام صداقت۔ اطاعت۔ امانت شجاعت مقرر کئے گئے۔ جن کے نگران علی الترتیب چوہدری بشیر احمد صاحب امتیاز قائد ضلع سیالکوٹ۔ محمد سعید احمد صاحب قائد مجلس لاہور۔ مرزا طاہر احمد صاحب قائد مجلس ربوہ۔ اور صوفی رحیم بخش صاحب قائم مقام قائد مجلس راولپنڈی تھے۔ ان قطعات کے علاوہ ایک قطعہ مرکزی دفاتر کا تھا۔ جو سٹیج کے دونوں طرف پھیلا ہوا تھا۔ اور اس کے بعد میدانِ عمل تھا۔ جس میں ورزشی مقابلے ہوتے تھے۔

ہمارے اجتماع کی امتیازی خصوصیت دینی امور کی طرف خدام کو راغب کرنا اور اس کے لئے عملی نمونہ دینا ہوتی ہے۔ چنانچہ پروگرام میں یہ چیزیں کافی نمایاں نظر آتی تھیں۔ روزانہ صبح ساڑھے تین بجے لاؤڈ سپیکر پر اعلان کے ذریعہ خدام کو جگایا جاتا تھا۔ اس بیداری سے لے کر فجر کی اذان تک خدام کو تہجد ادا کرنے کی تاکید کی جاتی تھی۔ اور اس پر عمل کرایا جاتا تھا۔ نمازیں باجماعت ادا کی جاتی تھیں۔ فجر کی نماز کے بعد تلاوت قرآن مجید کے لئے کافی وقت رکھا گیا تھا۔ یہ ساری باتیں ہمارے اجتماع کا ضروری اہم حصہ ہوتی ہیں۔ تاکہ یہاں عملی نمونہ دے کر خدام سے توقع کی جائے۔ کہ وہ سال کا بقیہ حصہ اپنے اپنے گھروں میں اس کے مطابق عمل کرکے بسر کریں گے۔ اور اسی طرح اپنی زندگیوں کو خدا تعالےٰ کے احکامات کی تعمیل کے لئے وقف کریں گے۔ ہمارے علمی مقابلوں کی فہرست میں بھی یہی نظر آئے گا۔ کہ ہمارے مقابلے بھی دراصل خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے اور اس کے فضل کو جذب کرنے کے طریق سکھانے کے لئے ہیں۔ مثلاً حفظ قرآن مجید کا مقابلہ۔ مطالعہ احادیث کا مقابلہ ترجمہ قرآن مجید کا مقابلہ۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطالعہ کا مقابلہ پھر تقاریر اور مضمون نگاری کا مقابلہ۔ غرض یہ سارے مقابلے دراصل اسی لئے ہوتے ہیں۔ کہ احمدی نوجوانوں میں علم دین حاصل کرنے کا زیادہ سے زیادہ شوق پیدا ہو۔

پروگرام کے مطابق ۲۵ اکتوبر کو دو بجے سے چار بجے بعد دوپہر تک الوداعی تقریر اور تقسیم انعامات کے لئے وقت رکھا گیا تھا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قریباً تین بجے تشریف لے آئے۔ حضور نے مختصر سی تقریر میں خدام کو ہدایات دیں۔ اور بقیہ پروگرام جاری رکھنے کی ہدایت فرما کر تشریف لے گئے۔ چنانچہ بعد میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ نے انعامات تقسیم کرکے الوداعی تقریر فرمائی۔ اور عہد دہرا کر دعا کے بعد اجتماع کے خاتمہ کا اعلان فرمایا۔ علمی اور ورزشی مقابلوں کی تفصیل آئندہ دی جائے گی۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

میرے لڑکے عزیزم محمد مہدی لطیف کی نظر حد سے زیادہ کمزور ہے۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے۔ کہ عزیز کو "کریٹیکونس" کی پیدائشی بیماری ہے۔ اپریشن کے لئے عزیز کو ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ نہایت خطرناک اپریشن ہے۔ لہٰذا سب احمدی بھائیوں اور بہنوں سے عموماً اور اصحاب احمدؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام درویشانِ قادیان اور مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں خصوصاً دردمندانہ درخواستِ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیزم مہدی لطیف کو معجزانہ طور پر صحیح سالم نظر عطا فرما دے۔

محتاج دعا صاحبزادہ محمد طیب
سرائے نورنگ (ابن حضرت سید عبد اللطیف صاحب شہید کابل)

وصایا نمبر وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۳۶۶۰ منکہ محمد الدین ولد میاں مونشی محمد صاحب پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ہیڈ مرالہ ڈاکخانہ ہیڈ رسول ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۴ ۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے اس وقت ماہوار آمد ۵۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد محمد الدین چسپاں نویس رہی۔ گواہ شد: غلام محمد جامعۃ المبشرین ربوہ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۶۴۷ منکہ عائشہ بی بی بیوی چوہدری غلام حسن صاحب قوم ارائیں عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن ربوہ وارد العدر ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد کوئی نہیں اس وقت مبلغ ۱۵/- روپیہ ماہوار حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طرف سے ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۵ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: عائشہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: محمد حسین خادم مسجد مبارک پسر موصیہ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ۔

وصیت نمبر ۱۳۶۲۹ منکہ بی بی احمدی خانم زوجہ ڈاکٹر سید اعزاز حسین صاحب مرحوم بھاگلپوری قوم سید بیعت ۱۹۲۰ء بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری کل جائداد ۳۶۵ روپے کی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: بی بی احمدی خانم۔ گواہ شد: سید محمد اشفاق حسین۔ گواہ شد: انوری بیگم بنت موصیہ۔ گواہ شد: ذکریم۔

وصیت نمبر ۱۱۹۵۶ منکہ رحمت اللہ ولد چوہدری کریم بخش صاحب قوم گوجر پیشہ زمیندارہ عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۲۷۵ ر ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت ۸ کنال زمین ہے سالانہ آمد ۲۰۰/- روپے ہے جو ماضی الاٹ ہوئی ہے وہ آمدنی سالانہ ۲۰۰/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد: رحمت اللہ موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: مہر دین ولد اللہ دتہ چک ۲۷۵ ر ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور۔ گواہ شد: چوہدری عبدالحق سیکرٹری مال انجمن احمدیہ چک ۲۷۵ ر ب۔

وصیت نمبر ۱۳۵۸۰ منکہ محمد مالک ولد امام دین قوم راجپوت بھٹی پیشہ کاشتکاری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ادرہ ڈاکخانہ صدر چھاؤنی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲ ۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب زندہ ہیں وہ موصی ہیں میں کاشتکاری کرتا ہوں میری سالانہ آمدنی ۱۲ من جنس ہوتی ہے جس کی قیمت کم وبیش ہوتی رہتی ہے کمیٹی مقامی نے دس روپے فی من قیمت لگائی ہے گویا ۱۲۰/- روپے سالانہ آمدنی ہوتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد: محمد مالک قلم خود۔ گواہ شد: علی محمد موصی لکھا نوالی۔ گواہ شد: حسین بخش۔

وصیت نمبر ۱۳۵۹۹ منکہ امام دین ولد محکم الدین صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ کاشتکاری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۱۵ء ساکن ادرہ ڈاکخانہ صدر چھاؤنی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲ ۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد سات گھماؤں ہے جس کی قیمت مقامی انجمن نے تین ہزار ۳۰۰۰/- مقرر کی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد: امام دین موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: علی محمد صحابی لکھا نوالی۔ گواہ شد: محمد مالک پسر موصی۔

وصیت نمبر ۱۳۵۴۵ منکہ فہمیدہ بیگم زوجہ میاں شفیع صاحب قوم جٹ عمر ۱۸ سال بیعت ۱۹۵۱ء ساکن ڈگری گھمناں ڈاکخانہ جودھالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۱ ۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے مہر ۲۰۰/- جو میں نے وصول کر لیا ہے رکھنے طلائی ایک تولہ ۳ رتی چھاپ طلائی چار ماشہ کلپ طلائی ۶ ماشہ میری کل جائداد معہ مہر ۳۴۰/-/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں نیز میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: فہمیدہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: علی محمد صحابی لکھا نوالی۔ گواہ شد: محمد شفیع خاوند موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۳۶۲۴ منکہ محمد داؤد ولد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن گلوٹیاں کلاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۱ ۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد ۹۳/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: محمد داؤد اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر برج ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد: علی محمد صحابی لکھا نوالی۔ گواہ شد: عبداللطیف سیکرٹری مال گلوٹیاں ضلع سیالکوٹ۔

وصیت نمبر ۱۳۶۳۷ منکہ رابعہ بی بی زوجہ چوہدری علی محمد صاحب قوم گوجر عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۷۵ ر ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۶ ۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حق مہر ۳۲ روپے زیور طلائی ۲ تولہ ۱۷۰/- کل ۲۰۲/- روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: رابعہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: علی محمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۶۳۸ منکہ وجو بیوہ چوہدری نتھو صاحب مرحوم قوم گوجر عمر ۵۵ سال تاریخ

بیعت ۱۹۱۴ء ساکن چک ۲۷۵ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۲/۹ ۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مجھے چھ ایکڑ زمین عارضی ملی ہے اس کی آمد اس وقت یکصد روپیہ سالانہ ہوتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں میرے مرنے پر میری جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: وجو موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: چوہدری علی محمد نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۶۷۲ منکہ ریشم بی بی زوجہ چوہدری محمد صادق صاحب قوم احمدی عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۲۳ء ساکن چک ۳۰۶ گ ب ڈاکخانہ چک ۳۱۶ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۲/۹ ۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک سو تولہ چاندی کا زیور ہے جس کی قیمت ۱۲۵/- روپے ہے اور حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰/- روپیہ ہے کل میزان ۳۲۵ روپے ہوتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: ریشم بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: محمد صادق خاوند موصیہ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۶۶۷ منکہ اللہ دتہ ولد چوہدری مزدور صاحب قوم احمدی پیشہ کاشت عمر ۵۳ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن ۷۰۹ ج ب ڈاکخانہ شورکوٹ روڈ ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس آج بتاریخ ۲۰/۹ ۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائداد واقعہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ۸ کنال زمین چاہی وبارانی ہے جس کی قیمت ۲۸۰۰/- روپے ہے۔ لیکن میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ موضع چک ۷۸۱ ج ب ایک مربعہ کی کاشت پر ہے جس کی آمد فی تقریباً ۶۰۰/- روپے سالانہ ہے۔ میں اس جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: اللہ دتہ موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: محمد صادق سیکرٹری مال چک ۳۰۶ گ ب لائلپور۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۶۶۲ منکہ محمد اسمٰعیل ولد مہتاب الدین صاحب قوم جٹ ٹلی پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال ساکن دھیرو کے چک ۴۲۳ ج ب ڈاکخانہ ۴۲۴ ج ب چک عیسیانیاں ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹ ۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اراضی تعدادی چھ ایکڑ دو کنال ملکیتی جس کی قیمتی ۶۲۵۰/- ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: محمد اسمٰعیل موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: رحمت علی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۶۶۳ منکہ مبارک بی بی زوجہ چوہدری نور احمد صاحب قوم جٹ عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن چک ۲۹۷ ج ب ڈاکخانہ گوجرہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۹ ۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر یکصد روپیہ بذمہ خاوند ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: مبارک بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: سلطان احمد انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۶۶۵ منکہ محمد صادق ولد احمد دین صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ زمیندارہ عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۴۷ء ساکن دھیرو کے چک ۴۳۳ ج ب ڈاکخانہ چک ۴۲۴ ج ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹ ۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ تجارت پر ہے جس کی اوسط ۳۰۰/- سالانہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد: محمد صادق بقلم خود موصی۔ گواہ شد: ناظر حسین بقلم خود۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

اے دوستو!!!

”مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو۔ کہ اس اُمت پر پھر یہ دن نہیں آئیں گے۔“ پہلے دور کے سابقون الاولون کو ایک یاددہانی ارسال کی گئی ہے کہ وہ اس آخری ماہ نومبر میں اپنے اُنیسویں سال کی رقم وعدہ سوفی صدی پورا کر کے اپنا نام اُنیس سالہ فہرست میں درج کروالیں۔ اگر کسی کا بقایا ہے تو وہ بھی ادا کریں کیونکہ بغیر اُنیس سال ادا ہونے کے نام فہرست میں نہیں آسکے گا۔

(وکیل المال تحریک جدید)

بنگلہ بھی پاکستان کی سرکاری زبانوں میں سے ایک زبان ہوگی (نورالامین)

ڈھاکہ ۱۶ نومبر۔ وزیر اعلیٰ مشرقی بنگال مسٹر نورالامین نے یہاں کہا کہ جولائی ۱۹۵۴ء کے فوراً بعد مرکزی مجالس مقننہ کے انتخابات ہوں گے۔ اس لئے کہ جولائی تک دستور بن جائے گا۔ آپ نے کہا کہ یہ بالکل غلط ہے کہ دستور مشرقی بنگال کے انتخابات کی وجہ سے تیار کیا گیا ہے۔ یہ تو محض اتفاق ہے کہ تشکیل اور انتخابات کا وقت ایک ساتھ پڑ گیا۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ مجھے اس بات میں ذرا شبہ نہیں ہے کہ بنگالی زبان بھی پاکستان کی سرکاری زبانوں میں سے ایک ہوگی۔ مسٹر نورالامین کا طیارہ ۲ گھنٹے تاخیر سے پہنچا۔ اس لئے بہت سے آدمی ہوائی اڈے سے مایوس لوٹ گئے۔ مسٹر نورالامین نے کہا کہ میں جس قدر خوش روانہ ہوا تھا اس سے کہیں زیادہ خوش واپس لوٹا ہوں کراچی سے روانہ ہونے کے وقت مجھے یقین تھا کہ اسلام کا سورج اور اس کے ساتھ پاکستانی قوم کا مستقبل پوری تابنا کی کے ساتھ چمک رہا ہے مسلم لیگ نے آزادی کی جنگ جیتی اور جو لوگ مسلمانوں کو ڈرانا چاہتے تھے۔ وہ اسلامی دستور کے منظور ہونے پر مایوس اور نامراد ہو گئے۔

غضنفر علی خان دہلی پہنچ گئے

نئی دہلی ۱۶ نومبر۔ بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر غضنفر علی خان بذریعہ کار لاہور سے دہلی پہنچے۔ آپ راستہ میں امرتسر اور جالندھر میں رکے۔

سرحد اسمبلی کے مخالف و موافق ممبران صوبہ کی بہبودی کی اسکیموں کی متحدہ طور پر نگرانی کریں گے

پشاور ۱۶ نومبر۔ آج سرحد اسمبلی کے اجلاس میں وزیر اعلیٰ سردار عبدالرشید نے یہ تجویز پیش کی جو بالاتفاق رائے منظور ہو گئی۔ کہ سرحد اسمبلی کے تمام اراکین کو مخالف اور موافق پارٹی کا لحاظ کئے بغیر اسٹینڈنگ کمیٹیوں کا رکن بنایا جائے۔ تاکہ وہ صوبہ کی ترقی کی سرگرمیوں میں برابر کی شرکت کر سکیں۔ اس تجویز کو مخالف پارٹی کے لیڈر پیر صاحب مانکی شریف اور ڈپٹی لیڈر دونوں نے سراہا۔ اور صدر اسمبلی نواب زادہ اللہ نواز نے سب سے بہتر بھارت و پاکستان کی سب سے زیادہ جمہوری تجویز قرار دیا۔ پیر صاحب مانکی شریف نے مخالف ممبران کو مشورہ دیا۔ کہ وہ ان کمیٹیوں میں بلا سعادضہ کام کریں۔

روئی پر ڈیوٹی میں اضافہ کی تجویز

کراچی ۱۶ نومبر۔ خان عبدالقیوم خان نے آج کاٹن کمیٹی کے اجلاس میں کہا۔ کہ وہ روئی پر چار آنے فی گانٹھ کی بجائے ایک روپیہ فی گانٹھ ڈیوٹی لگانا چاہتے ہیں۔ تاکہ کاٹن کمیٹی کی اسکیموں پر عمل درآمد کے لئے روپیہ دستیاب ہو سکے۔

سو قطعی حرام ہے۔ اس حکم کا اطلاق مسلمانوں پر ہوگا۔ یہ حکم عید میلاد کے احترام کے پیش نظر دیا گیا ہے۔

ایڈیٹر ڈان مسٹر الطاف حسین نے سی پی اے کی صدارت سے استعفیٰ دیدیا

کراچی ۱۶ نومبر۔ کونسل آف پاکستان ایڈیٹرز کے صدر مسٹر الطاف حسین نے حسب ذیل بیان جاری کیا ہے۔ مئی ۱۹۵۲ء میں جب کونسل کی جنرل میٹنگ کراچی میں ہوئی تھی تو میں نے کونسل کے چیئرمین اور عام ممبر کی حیثیت سے اسی وقت استعفیٰ دیا تھا۔ جب پی ٹی آئی ایجنڈہ پر غور ہو چکا تھا۔ تمام ممبران نے متفقہ طور پر مجھے کونسل میں شامل رہنے پر زور دیا۔ اور میں نے مجبوراً لیا ہی کیا۔ اس کے بعد سے میں نے بار بار نائب صدر اور سیکرٹری و دیگر ممبروں سے کہا۔ کہ وہ مجھے اس ادارے سے علیحدہ ہو جانے دیں۔ لیکن انہوں نے اتفاق نہ کیا۔ اس سال میری ہالینڈ سے واپسی پر جب کونسل کے نائب صدر مسٹر مظہر علی خان کراچی سے گذرے۔ تو میں نے اُن سے درخواست کی۔ کہ وہ مجھے چارج دیں۔ لیکن انہوں نے انکار کیا اب جب کونسل کے سیکرٹری مسٹر حمید نظامی کراچی آئے۔ تو میں نے پھر اپنے استعفیٰ پر زور دیا مگر مسٹر حمید نظامی نے اسے نظر انداز کر دیا۔ اب وقت آ گیا ہے۔ کہ میں کونسل آف پاکستان ایڈیٹرز کو چھوڑنے کے فیصلے کو التواء میں نہیں ڈال سکتا۔ لہٰذا میں کونسل سے استعفیٰ دیتا ہوں۔ اور نائب صدر مسٹر مظہر علی خان سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس عہدے کا چارج سنبھال لیں۔

عراق کے نامزد سفیر برائے پاکستان کل ہوائی جہاز سے کراچی پہنچیں گے۔

بھارت کے چینی سفیر کو فوراً واپس بلا لیا گیا!

نئی دہلی ۱۶ نومبر۔ آج پنڈت جواہر لال نہرو نے بھارت پارلیمنٹ کے موسم سرما کے اجلاس کے شروع ہونے کے بعد بتایا۔ کہ حکومت ہند نے اپنے پیکنگ کے سفیر کو فوراً دہلی واپس آنے کا حکم دیا ہے۔ تاکہ چین اور بھارت میں تبت کے متعلق جو کانفرنس اگلے سال ہو رہی ہے۔ اس میں اُن سے مشورہ کیا جا سکے۔ یاد رہے۔ کہ تبت آج کل چین کی نگرانی میں ہے۔

عید میلاد کے احترام میں تمام بلوچستان میں شراب نوشی کو حرام قرار دیدیا گیا

کوئٹہ ۱۶ نومبر۔ حکومت بلوچستان نے حکم جاری کیا ہے کہ جمعہ کے روز ملحقہ ریاستوں میں شراب نوشی

بنگالی کو سرکاری زبان بنانے سے متعلق مرکزی لیڈروں میں اتفاق نہ ہو سکا (سہروردی)

سرحد مشرقی بنگال کے تمام مطالبات کی تائید کرے گا (لونڈ خوڑ)

میمن سنگھ ۱۶ نومبر۔ جناح عوامی لیگ کی کونسل نے اپنے جلسہ میں یہ طے کر دیا کہ عوامی لیگ مشرقی بنگال کے انتخاب میں مسلم لیگ کے خلاف متحدہ محاذ قائم کرے۔ اس کے لئے مسٹر سہروردی کو مذاکرات کرنے کا اختیار دیا گیا۔ جلسہ میں پارٹی کا منشور بھی منظور کیا گیا۔ جلسہ نے فیصلہ کیا۔ کہ بنیادی اصولوں کی رپورٹ قومی مفادات کے قطعی منافی ہے۔ اس لئے اسے مسترد کیا جائے۔ اور دستور ساز اسمبلی کو توڑ کر از سر نو بالغ حق رائے دہندگی کے اصول پر انتخابات کرائے جائیں۔ ساتھ ہی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ آزادانہ انتخابات کے طریقوں کو تجویز کرنے کے لئے تمام پارٹیوں کے نمائندوں سے مشورہ کرے۔ مسٹر سہروردی نے کہا۔ کہ حالیہ دستور صرف مشرقی بنگال کے انتخابات کے جیتنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ مسٹر سہروردی نے کہا۔ کہ بنگالی کو سرکاری زبان بنانے کے متعلق لیڈروں کے درمیان اتفاق نہ ہو سکا۔ جلسہ میں خان غلام محمد لونڈ خوڑ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ صوبہ سرحد ہمیشہ سے مشرقی بنگال کے مطالبات کا حامی ہے۔ اور وہ مسلم لیگ کی حکومت کا تختہ الٹنے میں مشرقی بنگال کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے گا۔ انہوں نے سرحد کی حکومت کی اس کی عوام دشمن سرگرمیوں کے سلسلہ میں زبردست مذمت کی۔ انہوں نے مشرقی بنگال حکومت کی ظالمانہ پالیسیوں کی مذمت کی۔ جلسہ میں دوسرے عوامی لیگ کے لیڈروں نے بھی تقریریں کیں۔ کونسل پاسپورٹ ختم کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔ مسلم لیگ کی وزارت کو ختم کرنے۔ سیاسی نظربندوں کو رہا کرنے اور سیفٹی ایکٹ کو ختم کرنے کے مطالبات بھی کئے گئے۔

ریلوے کے متعلق بین المملکتی نمائندوں کی کانفرنس

کراچی ۱۶ نومبر۔ پاکستان اور بھارت کے افسروں کے درمیان آج ریلوے کے اسٹورز کی تقسیم اور پاکستان اور بھارت میں ریلوے ٹریفک کی بحالی کے متعلق مذاکرات شروع ہو گئے آج ۵ گھنٹے تک بات چیت جاری رہی۔ اور ایجنڈا پر جو ۴۴ سوالات شامل تھے۔ ان میں سے کئی ایک پر بات چیت مکمل کر لی گئی۔ آج زیادہ تر وقت اسٹورز کی تقسیم کے متعلق بات چیت میں صرف ہوا۔ کانفرنس کل بھی جاری رہے گی۔

مخالفوں کے جلسوں کو خراب کرنے کیلئے بخشی غلام محمد رضا کار بھرتی کر رہے ہیں

نئی دہلی ۱۶ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مقبوضہ کشمیر کی بخشی حکومت ایک فوجی جماعت بنا رہی ہے۔ تاکہ بخشی حکومت کے خلاف عوام میں جو تحریک چل رہی ہے۔ اس کا مقابلہ کیا جا سکے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس تحریک میں تین سو آدمی شریک ہو چکے ہیں۔ ان کا کام یہ ہوگا۔ کہ نیشنل کانفرنس

جنرل رابرٹسن لندن روانہ ہو گئے

قاہرہ ۱۶ نومبر۔ سلفر سویز کے بارے میں اینگلو مصری مذاکرات کے سلسلہ میں برطانوی نمائندہ جنرل سر برین رابرٹسن نے مصری وزیر خارجہ سے مصر سے غیر حاضر ہونے کی رخصت حاصل کر لی ہے۔ جنرل موصوف جلد ہی لندن واپس جا رہے ہیں۔

پاکستانی چائے کا مشن مصر میں

قاہرہ ۱۶ نومبر۔ سابک سرکاری پاکستانی چائے کا مشن مشرق وسطیٰ کے ملکوں کا دورہ کرتے ہوئے یہاں پہنچا ہے۔ یہ مشن اس علاقہ میں پاکستانی چائے کی فروخت بڑھانے کے امکانات کا مطالعہ کر رہا ہے۔ مصر کے دورہ کے بعد مشن یورپی ملکوں کا دورہ کرے گا۔ اور واپسی میں غالباً ترکی اور ایران بھی جائے گا۔

سکھ جتھوں میں ہندو بھی شامل ہو گئے

بھٹنڈہ ۱۶ نومبر۔ سکھوں کا ایک جتھہ جو یہاں سے سکھ پنجابی صوبہ بنانے کے مطالبے کے سلسلہ میں روانہ ہو رہا ہے۔ اس میں ایک ہندو پنڈت کیسر چند بھی شامل ہے۔ یہ جتھہ جس کے لیڈر گیانی مہر سنگھ ہیں۔ آج دہلی پہنچنے والا ہے۔

لاہور ہائیکورٹ کے ایڈیشنل جج

کراچی ۱۶ نومبر۔ گورنر جنرل نے پنجاب کے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر عبدالعزیز کو چھ ماہ کیلئے لاہور ہائیکورٹ کا ایڈیشنل جج

اور تخریبی کارروائیوں کے اجتماعات میں شریک ہو کر ان میں گڑبڑ پھیلانے کی کوشش کریں۔

ڈاکٹر مصدق کو سزائے موت دی جائے: ایران کے سرکاری وکیل کا مطالبہ!

تہران ۱۶ رنومبر: سابق ایرانی وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق کے خلاف مقدمے میں سرکاری وکیل جنرل آزمودہ نے کہا۔ کہ میں ملزم کو اپنے جرم کا اعتراف کرنے پر مجبور کر دوں گا۔ ڈاکٹر مصدق اور جنرل ریاحی نے الزامات سے ابھی تک انکار نہیں کیا ہے۔ گذشتہ اگست کے ہنگاموں میں جو لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔ ان کے خاندانوں نے تقاضہ کیا ہے۔ کہ ڈاکٹر مصدق کو سزائے موت دلائی جائے میں اپنے فرائض کو سمجھتا ہوں۔ اور یہ مطالبہ پورا کراؤں گا۔ ۲۸ مہینوں تک مصدق کی پالیسیوں کا شکار ہوتے رہے ہیں۔ وہ اس وقت کے وزیر اعظم۔ کے عہدے کے انتقال کے منتظر تھے۔ مگر ڈاکٹر مصدق نے دوسرے کا دلاسے دکھائے۔ جن کے سبب وہ آج یہاں حاضر ہیں۔ شاہی فرمان کی بنیاد پر انہیں ماخوذ کیا گیا۔ اور یہ فرمان ملک کی تاریخی دستاویز ہے۔ آئین کے تحت مرتب کیا گیا ہے۔ اس شخص سے نہ بیچے بیچ سکتے۔ یہاں مصدق نے فلسفیانہ انداز میں کہا۔ کہ "تمہارے پاس بھیجنے کے لئے تیل ہی نہیں ہے۔"

دشمنوں کو غیر ملکی جاسوس ہمیشہ بتایا ہے۔ اور بے اعتمادی کی لہر ملک میں دوڑائی۔ یہ شخص عدالت کو بھی دھوکا دے گا۔ "میں اسے ایک سوال کا جواب دینے کے لئے چیلنج کرتا ہوں اس نے شاہی فرمان کی تعمیل کیوں نہیں کی؟"

ڈاکٹر مصدق نے اس سماعت میں دو بار مداخلت کی۔ ایک موقعہ پر انہوں نے پوچھا۔ کہ کیا سرکاری وکیل کو میری توہین کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ ایک بار جب ان کے ڈاکٹر ہونے پر شبہ کا اظہار کیا گیا۔ تو ڈاکٹر مصدق نے کہا کہ شاید میں جانور ہوں کا ڈاکٹر ہوں۔ سرکاری وکیل نے ڈاکٹر مصدق کے لئے سزائے موت کا مطالبہ کیا۔ ڈاکٹر مصدق سے عدالت نے پوچھا کہ آپ کو اپنے خلاف غداری کے الزام پر کوئی اعتراض ہے؟ ڈاکٹر مصدق نے سخت لہجے میں جواب دیا "میں اس عدالت کا یہ فیصلہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ وہ میرے خلاف مقدمہ چلانے کی مجاز ہے۔ یہ شخص جو سرکاری وکیل ہے کہتا ہے کہ میرا حامی کوئی نہیں رہا۔ آخر لوگوں نے میرے لئے بازار کیوں بند کیا تھا۔ یہ پہلا موقع ہے۔ کہ ڈاکٹر مصدق نے اپنے حق میں مظاہروں کا حوالہ عدالت میں دیا۔

سرکاری وکیل نے پہلے کہا تھا۔ کہ مصدق چارلی چپلن سے بڑھ کر ہوشیار اداکار ہے۔ آج اس نے کہا۔ کہ یہ شخص پرلے درجے کا دھوکہ باز ہے۔ اس نے بادشاہ کا فرمان نہ مانا۔ اور شاہی ایلچی کو جو اس کا مہمان تھا۔ جیل میں ڈال دیا۔ اس شخص کے ماضی کے حالات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا۔ کہ موجودہ حکمران خاندان سے پہلے قاچاری خاندان کے بادشاہ کے دربار میں حسین علام بچہ تھا۔ اپنے دور میں اس شخص نے عوام کو بھڑکایا کہ کسی کے حق میں "موت کی سزا دو" کسی کے حق میں "زندہ باد" کے نعرے لگوائے۔ اور ۱۹ر اگست کو بھی اس کا لحاظ نہیں کیا۔ کہ ہر شخص یہاں تک کہ معصوم بچے یہ نعرے لگا رہے تھے کہ بادشاہ کو خدا سلامت رکھے۔ مصدق کو پھانسی پر چڑھا دو۔ سرکاری وکیل نے کہا۔ کہ یہ بے شرم بے حیا آدمی تھا۔ جس نے ۱۹ر اگست کو شاہی فرمان ٹھکرا دیا۔ اب یہ مکار آدمی عدالت میں یہی کہتا رہے گا۔ کہ میں چونکہ نظر بند ہوں۔ ایرانی قوم کو ۳ لاکھ پونڈ روزانہ کا نقصان ہو رہا ہے۔ کیونکہ ہم دنیا کے ہاتھ تیل نہیں۔

امریکی نائب صدر نے شاہ ایران کی دعوت منظور کر لی!

تہران ۱۶ رنومبر: امریکی حکومت کے نائب صدر رچرڈ نکسن نے شاہ محمد رضا پہلوی شہنشاہ ایران کا دعوت نامہ قبول کر لیا ہے۔ مسٹر نکسن اس دعوت پر ۹ ر دسمبر کو تہران پہنچیں گے۔

جنرل نجیب سرکاری دورہ پر روانہ ہو گئے

قاہرہ ۱۶ رنومبر: آج جب مصر کے صدر وزیر اعظم الحاج محمد نجیب مصر کی قومی رہنمائی کے وزیر میجر صالح سلیم و دیگر وزراء کی معیت میں مصر کے جنوبی صوبہ میں پانچ روزہ سرکاری دورہ پر روانہ ہوئے تو عوام کے بے پناہ ہجوم نے انہیں نعرہ ہائے تحسین کے درمیان الوداع کہی آپ جس علاقہ میں گئے ہیں۔ وہ سوڈان کی سرحد کے ساتھ واقع ہے۔ جہاں آجکل انتخابات ہو رہے ہیں۔

پاکستانی بحریہ کے جہاز گولہ باری کی مشق کریں گے

کراچی ۱۶ رنومبر: پاکستانی بحریہ کے جہاز اور ساحلی ادارے ۱۷ رنومبر کو ڈیڑھ بجے سہ پہر سے ڈھائی بجے تک گولہ باری کی مشق کریں گے اس مشق میں اصلی گولہ بارود استعمال ہوگا۔ اور طیاروں پر گولہ باری کی مشق کی جائے گی۔ دس ہزار فٹ کی بلندی تک گولوں کی مار ہوگی۔

ملیر میں مہاجرین کی جھونپڑیوں کو آگ لگ گئی

کراچی ۱۶ رنومبر: ملیر میں کل شب مہاجرین کی چند جھونپڑیاں آگ لگ جانے کے باعث تباہ ہو گئیں۔ لوگوں نے خود ہی آگ بجھائی۔ اور آگ کو دوسری جھونپڑیوں تک پھیلنے سے بچا لیا گیا۔

میکسیکو میں پاکستانی وزیر تعلیم کی سرگرمیاں

میکسیکو ۱۶ رنومبر: پاکستان کے وزیر تعلیم مسٹر اشتیاق حسین قریشی آج یہاں تعلقات خارجہ کے وزیر سے ملاقات کریں گے۔ آپ ہفتہ کے روز بذریعہ طیارہ یہاں کے نظم تعلیم کا مطالعہ کرنے کے لئے ہفت روزہ دورہ پر آئے تھے۔

ڈان ٹرسٹ کا مقدمہ خارج کر دیا گیا۔ محترمہ فاطمہ جناح واحد ٹرسٹی رہ گئیں

کراچی ۱۶ رنومبر: پاکستان مسلم لیگ کے آفس سیکرٹری سید شمس الحسن نے سندھ چیف کورٹ میں "ڈان ٹرسٹ" کا ایک ٹرسٹی بنائے جانے کی جو درخواست پیش کی تھی۔ وہ واپس لے لی ہے۔ اور اب صرف محترمہ فاطمہ جناح اس ٹرسٹ کی ٹرسٹی رہ گئی ہیں۔ سندھ چیف کورٹ نے پہلے محترمہ فاطمہ جناح اور قائد ملت لیاقت علی خان کو اس ٹرسٹ میں شامل کیا تھا۔ اس کے بعد سید شمس الحسن نے درخواست دی تھی۔ کہ ان کو بھی ٹرسٹی بنایا جائے۔ آج انہوں نے یہ درخواست واپس لے لی۔ سید شمس الحسن کی طرف سے مسٹر فضیل الدین اور محترمہ فاطمہ جناح کی طرف سے مسٹر شریف الدین پیرزادہ تھے۔ مسٹر جسٹس انعام اللہ کی عدالت میں کل مسٹر فضیل الدین نے مسٹر شمس الحسن کی طرف سے درخواست پیش کی۔ اور اس کی بنیاد پر مسٹر جسٹس انعام اللہ نے اس تین سالہ پرانے مقدمے کو خارج کر دیا جس وقت عدالت نے محترمہ فاطمہ جناح اور قائد ملت لیاقت علی خان کو ٹرسٹی مقرر کیا تھا۔ تو چوہدری خلیق الزمان اور سید شمس الحسن نے مقدمہ دائر کر دیا۔ کہ ان کو بھی ٹرسٹی بنایا جائے۔ چوہدری خلیق الزمان نے گورنر مشرقی پاکستان مقرر کئے جانے کے بعد اپنی درخواست واپس لے لی۔ چوہدری خلیق الزمان کی جگہ مسلم لیگ اور مدعی بنائے جانے کی درخواست پیش کی گئی۔ جسے مسٹر جسٹس محمد بخش نے رد کر دیا۔ اور اب مسٹر شمس الحسن نے بھی اپنا دعویٰ واپس لے لیا۔ چنانچہ محترمہ فاطمہ جناح "ڈان ٹرسٹ" کی واحد ٹرسٹی رہ گئی ہیں۔

خان عبدالولی خان رہا کر دیئے گئے

لاہور ۱۶ رنومبر: آج فیڈرل کورٹ کے ججوں نے متفقہ طور پر خان عبدالغفار کے لڑکے خان عبدالولی خان کی درخواست حبس بے جا منظور کر کے ان کی رہائی کا حکم دے دیا ہے۔ اور دوسرے سیاسی نظر بند ادباب عبدالغفور خان کی درخواست حبس بے جا مسترد کر دی گئی ہے۔

فلسطین کے متعلق اسلامی کانفرنس

عمان ۱۶ رنومبر: فلسطین کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے بیت المقدس میں ۳ ر دسمبر سے ۹ ر دسمبر تک ایک اسلامی کانفرنس منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس کی تجویز بیت المقدس کے اولاد اور عراق کی "تحفظ فلسطین" انجمن نے پیش کی تھی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دنیائے اسلام کی ۲۰۰ ممتاز شخصیتوں نے کانفرنس میں شرکت کرنے کی دعوت قبول کر لی ہے۔

آج فیروز خان نون پریس کانفرنس کو مخاطب کر رہے ہیں

لاہور ۱۶ رنومبر: پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون نے کراچی سے لاہور واپس آکر آج کہا کہ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کا جلسہ ملتوی کیا جا رہا ہے آپ نے کہا کہ اسمبلی کا جلسہ ۳۰ نومبر ہی کو شروع ہوگا۔

وزیر اعظم پنجاب روانہ ہو گئے

ابھی تک کافی کمزوری محسوس کر رہے ہیں

کراچی ۱۶ رنومبر: وزیر اعظم محمد علی آج جس ٹرین سے پنجاب روانہ ہوئے۔ وہ کنٹونمنٹ اسٹیشن پر ساڑھے سات بجے کی بجائے سات بجے پہنچی۔ وزیر اعظم کی کار پلیٹ فارم پر لائی گئی۔ اور اسپیشل کمپارٹمنٹ کے قریب لگا دیا گیا۔ وزیر اعظم جو کافی کمزور نظر آرہے تھے۔ ایک اونی جیکٹ پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا "میں ابھی کافی کمزوری محسوس کر رہا ہوں" مرکزی وزیر مسٹر مشتاق احمد گورمانی اور سردار بہادر خان ان کو اسٹیشن پر چھوڑنے آئے تھے۔ روانگی سے قبل وزیر اعظم نے مسٹر گورمانی سے باتیں کیں۔ وزیر اعظم کے ساتھ ان کی اہلیہ بیگم محمد علی بھی ہیں۔

سعودی عرب کے بادشاہ کی عوام کو یقین دہانی!

کراچی ۱۶ رنومبر: سعودی عرب کے سفارتخانے نے اطلاع دی ہے۔ کہ سعودی عرب کے نئے بادشاہ نے تخت نشینی کے موقع پر ایک تقریر میں عوام کو یقین دلایا۔ کہ وہ اپنے والد کے قائم کردہ اصولوں پر چلیں گے۔ اور قرآن و سنت کی پیروی کریں گے نیز اپنے ملک کے لوگوں کی سیاسی معاشی و سماجی ترقی کی ہر ممکن کوشش کرتے رہیں گے۔ مسلم ممالک سے دوستی قائم رکھنے میں وہ اپنے والد کے نقش قدم پر چلیں گے۔

جنیوا ۱۶ رنومبر: پاکستان کے وزیر محنت ڈاکٹر اے۔ ایم۔ مالک بذریعہ طیارہ یہاں پہنچ گئے آپ ادارہ عالمی محنت کے اجلاس کی صدارت کریں گے۔

آج کل یہاں پنجاب کابینہ کا جلسہ ہو رہا ہے۔ اور شام کو پریس کانفرنس ہوگی جس کو ملک فیروز خان نون خطاب کریں گے۔